باہتمام

محمد شفاعت رسول اویسی

ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور پاکستان
0300-6843281
0321-4716086

نام کتاب ——— قبر میں عہد نامہ رکھنے کا ثبوت

از قلم ——— حضرت علامہ الحاج الحافظ فیض ملت محمد فیض احمد اویسی رضوی

باہتمام ——— محمد شفاعت رسول اویسی

قیمت ——— 40 روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحی پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دارالعلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل دارلنور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ مثنویہ بہاولپور

فہرست تحریرات

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عہد نامہ اور کفنی لکھنا وغیرہ وغیرہ خیر القرون سے لے کر تا حال اہل اسلام میں مروج ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی امید پر میت کی خیر خواہی کے طور پر یہ عمل کیا جاتا ہے۔ صرف اور صرف وہابیہ ان کے ساتھ دیوبندی شریک ہو کر بدعت اور حرام و ناجائز کہتے ہیں۔ اسلام کا قاعدہ مشہور ہے کہ بات وہی حق ہے جو جمہور اہل اسلام کا عمل ہو۔

الحمد للہ ہم جمہور اہلِ اسلام کے طریقہ پر ہیں۔ اسی پر فقیر نے یہ رسالہ عوام اہلِ اسلام کو ہدیہ پیش کیا ہے مولیٰ تعالیٰ میرے لئے اور ناشرین کے لئے توشۂ آخرت اور عوام اہلِ اسلام کے لئے مشعل راہِ ہدایت بنائے۔ آمین

بجاہِ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۷ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ

بروز سوموار مبارک قبل صلوٰۃ العصر

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

امابعد! فقیر نے روح البیان کا ترجمہ پارہ ۱۶ سورہ مریم کا آخری رکوع لکھا اس میں عہد نامہ شریف کا ذکر مع سند الحدیث سامنے آیا۔ فقیر نے ترجمہ کے ساتھ حاشیہ پر کچھ اضافہ کیا۔ چونکہ اپنے دور کے معتزلہ سے سن رکھا تھا کہ عہد نامہ، سرے سے جعلی عبارت ہے اور اس کے فضائل کی احادیث تو ضعیف سے ضعیف تر ہیں۔ ارادہ تھا کہ عہد نامہ کے ثبوت میں رسالہ لکھوں گا۔ اسی دوران مدینہ طیبہ بار بار حاضری کے مواقع نصیب ہوئے۔ کتب خریدتے وقت ایک مکتبہ سے ''نوادار الوصول حکیم ترمذی رحمہ اللہ کامل'' خرید لی۔ اس میں عہد نامہ شریف کے فضائل کی احادیث ملیں اور رسالہ ''کفنی لکھنا'' جب فقیر نے جمع کیا تو اس سے فقہاء کی عبارت میسر آئیں۔ اس جملہ مضامین کو یکجا کر کے اس رسالہ کا نام ''قبر میں عہد نامہ رکھنے کا ثبوت'' رکھا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی حبیبہ الکریم الامین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اویسی غفرلہٗ

☆☆☆☆☆

روح البیان کا بیان عہد نامہ کا اسناد

رسالہ کی ترتیب سے پہلے روح البیان کا بیان پڑھیے:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ کیا تم سے ہر روز صبح وشام کو اللہ تعالیٰ سے اذن لینا نہیں ہوسکتا۔ ہم سب نے عرض کی وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر صبح وشام کو مندرجہ ذیل عہد نامہ (عہد نامہ کی اصل عبارت آگے آئے گی) پڑھا کرو۔ اور فرمایا کہ اس عہد نامہ پر اللہ تعالیٰ نے مہر خاص فرمائی۔ اور اسے عرش کے نیچے محفوظ کر کے رکھ دیا پھر جب قیامت آئے گی تو اللہ تعالیٰ کا منادی پکارے گا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں معاہدہ ہے جب وہ آئیں گے تو انہیں بہشت میں داخلہ کا حکم ہوگا اور وہ بہشت مین داخل ہوجائیں گے۔

اس پر ذیل کا حاشیہ فقیر کا اضافہ پڑھیے:

عہد نامہ پڑھنے کا ثبوت

مذکورہ بالا روایت تفسیر روح البیان کی جلد پنجم صفحہ ۳۵۶، ۳۵۷۔ تحت آیت **لایملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عھدا**، پارہ نمبر ۱۶ سورہ مریم رکوع نمبر ۸ میں ہے۔ اور یہ عہد نامہ ہمارے اہلسنّت کے مشائخ عظام وعلماء کرام اور عوام میں مروج ہے۔ بہت سے خوش قسمت اسے روزانہ بطور ورد پڑھتے ہیں۔ فقیر کے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر ورد یہی ہوتا۔ فقیر نے ان سے بچپن میں یہی عہد نامہ یاد کیا تھا بلکہ ہمارے خاندان کے چھوٹے بڑے یہی ورد کرتے ہیں۔ اور ہمارا معمول ہے کہ ہم صاحب قبر کو قبر میں داخل کرتے وقت یہی عہد نامہ ہاتھ میں دیتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ بہت بڑے بادشاہ کے حضور میں جارہا ہے اور اسے ایک اجنبی علاقہ میں جانا ہے اور قاعدہ ہے کہ کوئی کسی کے ہاں اگر خط لے جائے تو اس کی وحشت بھی دور ہوتی

ہے اور کام بھی بن جاتا ہے اسی نیت سے یہ عہد نامہ ہاتھ میں یا سینہ پر رکھواتے ہیں تا کہ اس کی وحشت دور ہو اور بارگاہ حق کے بھیجے ہوئے فرشتے (منکر ونکیر) کو خط نظر آئے گا تو حساب و کتاب میں تخفیف کریں گے۔

چنانچہ شامی کتاب الجنائز میں ہے کہ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے ماتھے پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھ دینا۔ چنانچہ لکھا گیا تو نہ صرف منکر ونکیر کے حساب سے تخفیف ہوئی بلکہ اسے بخش بھی دیا گیا۔

مزید تحقیق فقیر (اویسی) کے رسالہ ''**فیض الحسن فی الکتابہ علی الکفن** المعروف کفنی لکھنا'' پڑھیئے۔

عہد نامہ کے فضائل و برکات عام مطبوعہ میں یوں نظر سے گذرے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامے کو تمام عمر میں ایک بار پڑھے ، تو وہ بے شک ایمان کے ساتھ جائے اور اسکے بہشتی ہونے کا میں ضامن ہوں۔

(۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آدمی کے بدن میں تین ہزار بیماریاں ہیں۔ ایک ہزار بیماریوں کو حکیم جانتے ہیں اور ان کی دوا کرتے ہیں، لیکن دو ہزار بیماریوں کی دوا کوئی نہیں جانتا۔ پس جو کوئی اس عہد نامہ کو اپنے پاس رکھے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے ان دو ہزار بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔

(۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو کوئی اس عہد نامے کو اپنے پاس رکھے گا، تو سانپوں اور بچھوؤں سے امن میں رہے گا۔ اور اس پر جادو کا اثر نہیں ہوگا اور بدگوؤں کی زبان بند ہو جائے گی اور لکھ کر دھو کر دردمند کو پلائے تو شفا پائے۔

(۴) حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا

ہے کہ جوکوئی اس عہد نامے کو شفیع لائے اس کی حاجت برآئے اور اسے مشک وزعفران سے لکھ کر بارشکے پانی سے دھو کر پی لے ،اس کی فہم اور عقل زیادہ ہو اور جو کچھ سنے یاد رکھے اور وہ ہرگز فراموش نہ ہو۔

(۵) حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جوکوئی اس عہد نامہ کو پڑھے اور مردوں کو بخشے اس کی قبر مشرق سے مغرب تک پرنور ہو اور اگر اسے مروے کی قبر میں رکھے اس مردے کو سات پیغمبروں کا ثواب ملے گا۔اور منکر اور نکیر کا سوال اس پر آسان ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایک لاکھ گز داہنے اور چالیس ہزار بائیں اور بیس گز جانب سر اور بیس ہزار گز پاؤں کی جانب عذاب دور کرے گا اور اس کی قبر اتنی کشادہ ہو کہ آنکھ کام نہ کر سکے اور اس عہد نامہ کی اللہ تعالیٰ نے ایک اور صورت بتائی ہے کہ جو قبر میں پاس رکھے اور جب قیامت کو قبر سے اٹھے تو یہ فرشتہ بن کر سامنے آئے اور بہشتی حلّہ لاکر پہنائے اور براق پر سوار کرے، پھر اللہ تعالیٰ یوں فرمائے کہ اے مومن! تیرے ساتھ عہد نامہ ہے تو خوش ہو کہ تو نے اس عہد نامہ کو ہر روز پڑھا ہے۔آج میں اس عہد کو وفا کرتا ہوں، تاج سر پر رکھ اور بہشتی جامہ پہن اور براق پر سوار ہو اور بلا حساب کتاب بہشت میں جا اور قیامت کے دن اس کا منہ چودھویں رات کے چاند کا سا ہوگا۔لوگ یہ دیکھ کر شور مچائیں گے کہ کوئی پیغمبر ہے یا کوئی اور بزرگ ہے کہ ایسی بزرگی سے آتا ہے تو اس وقت بہشت کا نگہبان فرشتہ کہے گا کہ یہ پیغمبر نہیں ہے بلکہ امت مصطفیٰ ﷺ کا ادنےٰ غلام ہے، چونکہ دنیا میں یہ عہد نامہ ساتھ رکھتا تھا۔اس لیے یہ اس کا نور و برکت ہے، تب وہ لوگ ہاتھ ملیں گے اور کہیں گے کہ افسوس! کہ اتنی مدت ہم دنیا میں رہے اور اس مکرم و معظم عہد نامہ سے غافل رہے۔

عہد نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

اللھم فاطر السموات والارض علم الغیب والشھادۃ ھوا لرحمن الرحیم اللھم انی اعھد الیک فی ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا اشھدان لاالہ الا انت وحدک لا شریک لک واشھدان محمداً عبدک و رسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من الشر و تبا عدنی من الخیر وانی لاا تق الا بر حمتک فاجعل لی عندک عھدا تو فیہ الی یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بر حمتک یا ار حم الراحمین.

ترجمہ: اے اللہ! آسمانوں کے پیدا کرنے والے اورزمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے وہ بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ اے اللہ! تحقیق میں عہد کرتا ہوں طرف تیری بیچ اس زندگی دنیا کے ساتھ اس کے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں معبود کوئی سوائے تیرے ایک تو نہیں کوئی شریک واسطے تیرے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صاحب بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے پس مت سونپ تو مجھ کو طرف نفس میرے کی پس تحقیق تو اگر سونپے گا مجھ کو طرف نفس میرے کی نزدیک کرے گا وہ مجھ کو طرف برائی کے اور دور کرے گا مجھ کو بھلائی سے اور تحقیق میں نہیں بھروسا کرتا ہوں مگر ساتھ رحمت تیری کے پس کر تو واسطے میرے نزدیک اپنے عہد کو کہ پورا کرے تو اس کو دن قیامت کے تحقیق تو نہیں خلاف کرتا ہے وعدہ! اور رحمت نازل کرے خدا تعالیٰ او پر بہتر مخلوق اپنی کے کہ محمد ہیں اور اولا دان کی کے اور او پر دوستوں ان کے سب پر ساتھ رحمت اپنی کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے زیادہ مہربان ہے۔

انتباہ: عہد نامہ کی قدر و قیمت مخالفین اہل سنت نے گھٹائی ہے ورنہ یہ ہزاروں کی تعداد میں بعض خوش قسمت مفت تقسیم کر رہے ہیں۔تو لازم ہے کہ اس مفت کے تحفہ کو کام میں لایا جائے۔

احادیث مبارکہ

(۱) محدث حکیم ترمذی نے کتاب نوادر الاصول میں حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تمام نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم اللھم انی اعھد الیک فی ھذہ الحیاۃ الدنیا بانک انت اللہ لاالہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمد أعبدک ورسولک فلا تکلنی الی نفسی فانک ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتبا عدنی من الخیر وانی لااتق الابر حمتک فاجعل رحمتک لی عھداً عندک تودیه الیٰ یوم القیامة انک لاتخلف المیعاد.

فرشتے اس کو لکھ لیتے ہیں اور اس پر قیامت کے دن کے لئے مہر لگا دیتے ہیں

فاذا حشر ذالک العبد یا تی بہ الملک ونو دی این صاحب العھد فیؤ تی بعھدھم.

پھر جب یہ بندہ قیامت میں آئے گا تو فرشتہ اس عہد کو لے کر آئیگا اور ندا دے گا۔ اس عہد والا کہاں ہے، پس اس عہد والوں کو وہ دے دیا جائیگا۔

(۲) حکیم ترمذی اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

وعن طاؤس انه امر بھذہ الکلمات فکتبت فی کفنه :

اور مشہور تابعی محدث حضرت طاؤس نے حکم دیا تو ان کے کفن میں یہ کلمات لکھے گئے۔

(۳) یہی محدث حکیم ترمذی اپنی اسی کتاب نوادرالاصول میں روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من کتب هذا الدعاء وجعله بين صدرا لميت و كفنه في رقعة لم ينله عذاب القبر ولا يرىٰ منكراً و نكيراً ۔ جو شخص یہ دعا کاغذ پر لکھ کر میت کے سینے اور کفن کے درمیان رکھے۔ اس کو قبر کا عذاب نہیں پہنچے گا۔ اور نہ وہ منکر نکیر کو دیکھے گا۔ اور دعا یہ ہے:

لا اله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحدهٗ لاشريک له ،لا اله الا الله له الملک وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم .

(جامع الترمذی، ص ۸۰۳)

فائدہ

فقیہ ابن عجیل فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا لکھے اور میت کے ہمراہ قبر میں رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنے اور عذاب سے بچائے گا۔ اور فرمایا جو شخص اس دعا کو میت کے کفن پر لکھے اللہ تعالیٰ اس میت سے صور پھونکے جانے تک عذاب دور کر دے گا۔ اور دعا یہ ہے۔

اللهم انى اسئلک يا عالم السر يا عظيم الخطر يا خالق البشر يا موقع الظفر يا معروف الاثر يا ذالطول والمن ويا كاشف الضرّ والمحن يا اله الاولين والا خرين فرج عنى همومي واكشف عنى غمومي وصل اللهم علىٰ سيدنا محمد .

(۴) محدث عبدالرزاق اپنے مصنف میں ضعیف سند کے ساتھ اور طبرانی معجم میں اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں محمد بن عقیل سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔

وكتب فى اطراف اكفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله .

حضرت کثیر بن عباس نے اپنے کفن کے کپڑوں کے سروں پر لکھا کہ کثیر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

انتباہ

عہد نامہ کے لئے مندرجہ بالا دعائیں ہی مخصوص نہیں ہیں بلکہ جن لفظوں میں بھی لکھ دیا جائے گا درست ہے۔ چنانچہ امام حلبی سے امام ابن عابدین شامی ناقل (قولہ عہد نامہ) بفتح المیم وسکون الھاء و معناہ بالفارسیہ الرسالة والمعنی رسالة العھد والمعنی ان یکتب شی مما یدل انه علی العھد الا زلی بنیه وبین ربه یوم اخذ المیثاق من الایمان والتوحید والتبرک باسماء تعالیٰ ونحو ذالک.

ترجمہ: عہد نامہ سے مراد یہ ہے کہ ایسے الفاظ لکھے جائیں جو اس پر دلالت کریں کہ وہ اپنے رب کے اس عہد پر قائم ہے جو ایمان اور توحید کے بارے میں روز میثاق اس سے لیا گیا تھا۔ اور اللہ کے ناموں کو بطور برکت شامل کیا جائے (ردالمحتار ص ٦٦٨ ج ١)

تبصرہ اویسی غفرلہ

(۱) روح البیان کی نقل کردہ حدیث کو مذکورہ بالا احادیث سے ملا کر چار روایات سے عہد نامہ لکھ کر میت کے ساتھ رکھنے کا ثبوت ملا۔ اہل ایمان کے لئے اتنا کافی ہے منکرین کی ضد توڑنے کیلئے بڑے دفاتر بھی ناکافی۔

(۲) نوادرالاصول حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف مقبول العلماء والمشائخ ہے۔ حدیث کے نوادرات میں بے مثال ہے علماء اسلاف کی پسندیدہ ہے شیخ اسماعیل دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مرقاۃ الوصول الی نوادرالاصول بہترین شرح لکھی۔ مصنف نہایت اعلیٰ درجہ کے محدث اور پایہ کی کثیرالتعداد کتابیں لکھیں۔

خیرالقرون کے اعلیٰ افراد میں سے ہیں آپ قرنِ ثالث کے اوائل میں موجود

محدثین میں سے نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ بڑے بڑے اکابر علماء وفقہاء محدثین کے استاذ تھے۔ مخالفین نے انہیں ضعیف ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور لگا رہے ہیں صرف اس جرم میں کہ یہ صوفی محدث تھے اور انہیں صوفی ایسے برا لگتا ہے جیسے ہمیں وہابی۔

(۳) حکیم ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ احادیث دوسرے پایہ کے محدثین مثلاً عبدالرزاق محدث اور طبرانی اور ابونعیم نے بھی نقل فرمائی ہیں۔

(۴) حدیث کے ضعف کا سہارا غلط ہے اس لئے کہ ان احادیث کے مطابق مشہور تابعی محدث حضرت طاؤس رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کفن پر عہد نامہ لکھوانے کا حکم فرمایا۔ حضرت طاؤس تابعی اور مشہور محدث ہیں جنکے علم کا اعتراف مخالفین کو بھی ہے انکے علاوہ کثیر بن عباس نے بھی عہد نامہ لکھوانے کی وصیت فرمائی۔ علم حدیث کا قاعدہ ہے کہ ضعیف حدیث پر تابعین اور آنے والی بہت بڑی جماعت فقہاء عمل کرے تو حدیث کا ضعف قوت سے تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور ابھی ہم نے ابن عجیل فقیہ کا قول نقل کیا ہے اور آئندہ بھی فقہائے امت کے اقوال بھی نقل کرونگا اسکے باوجود اگر کسی کو نہ مانوں کی بیماری ہے تو اسکا ہمارے پاس علاج نہیں۔

(۵) کوئی نیک عمل اگر کسی حدیث شریف سے ثابت نہ ہو تو اگر اہل ایمان اس پر عمل کریں تو بھی وہ عنداللہ مقبول ہے جیسے حدیث شریف میں ہے۔

مارآه المؤمنون حسناً فهو عند الله حسن (مشکوٰۃ)

جس عمل کو اہل ایمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے۔

(۶) علم حدیث کا قاعدہ ہے کہ حدیث اگر چہ ضعیف ہو جب آئمہ مجتہدین اس کو قبول کرلیں تو **تلقی الامة بالقبول** کی وجہ سے اس حدیث کا ضعف نقصان نہیں دیتا۔ یہی حال مندرجہ بالا احادیث کا ہے کہ ان کو فقہائے حنفی نے قبول فرما کر ان پر عمل کرنے کی

اجازت دی ہے۔ چنانچہ عبارات ملاحظہ ہوں۔

﴿عبارات فقہاء کرام﴾

(۱) فقہ حنفی کی مشہور کتاب فتاوٰی بزازیہ میں ہے۔

وذكر الامام الصفار لو كتب على جبهة ا لميت اوعلىٰ عمامته او كفنه عهد نامه يرجى ان يغفر الله تعالىٰ للميت ويجعله آمناً من عذاب القبر قال نصير هذهٖ رواية فى تجويز وضع عهد نامه مع الميت وقدروى انه كان مكتوباًعلىٰ افخاد افراس فى اصطبل الفاروق رضى الله عنه حبس فى سبيل الله. اور امام صفار نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کر دے گا۔ اور اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔ امام نصیر نے فرمایا کہ یہ روایت میت کے ہمراہ عہد نامہ رکھنے کا جواز ثابت کرتی ہے۔ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصطبل کے گھوڑوں کی رانوں پر لکھا ہوا تھا۔ اللہ کی راہ میں روکے ہوئے۔ (فتاوٰی بزازیہ جلد سوم ص ۳۸۰)

(۲) امام حصکفی کتاب درمختار شرح تنویر الابصار میں لکھتے ہیں۔

كتب علىٰ جبهة اوعمامة او كفنه عهد نامه يرجى ان يغفر الله الميت .

میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھا تو امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمادے گا۔ (درمختار ص ۲۶۸ جلد اول)

(۳) علامہ شامی لکھتے ہیں کہ امام ابن حجر مکی شافعی سے یہ سوال کیا گیا کہ کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز ہے اور اس کی اصل ثابت ہے یا نہیں تو انہوں نے جواب میں لکھا۔

نقل بعضهم عن نوادر الاصول للترمذى مايقتضى ان هذا الدعاء له اصل وان الفقيه ابن عجيل كان يا مربه ثم افتى بجواز كتابته قياساً علىٰ كتابة الله فى اهل الزكاة واقره بعضهم.

بعض علماء نے عہد نامہ کو حکیم ترمذی کی کتاب نوادر الاصول سے اسطرح نقل کیا ہے کہ وہ اس کی اصل کے ثابت ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔اور فقیہ ابن عجیل کفن پر عہد نامہ لکھنے کا حکم دیا کرتے تھے پھر انہوں نے کفن پر اس کے لکھنے کے جواز کا فتویٰ اس بات پر قیاس کرتے ہوئے دیا کہ زکوۃ کے اونٹوں پر اللہ کا نام لکھا ہوتا تھا۔اور ابن عجیل کے اس فتویٰ کو بعض علماء نے ثابت رکھا ہے۔(ردالمحتار جلد ا۔ص ٦٦٨)

(۴) یہی بزرگ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

نعم نقل بعض المحشین عن فوائد الشرجی ان مما یکتب علیٰ جبهة المیت بغیر مداربالاصبع المسبحة بسم الله الرحمن الرحیم وعلیٰ الصدر لااله الا الله محمد رسول الله وذلک بعد الغسل قبل التکفین اه.

ہاں بعض حاشیہ نگاروں نے کتاب فوائد الشرجی سے نقل کیا ہے کہ میت کی پیشانی پر سیاہی کے بغیر شہادت کی انگلی سے جو بسم اللہ شریف اور اس کے سینے پر کلمہ طیبہ لکھا جاتا ہے۔ وہ غسل دینے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے ہونا چاہئے۔(ردالمحتار،شامی ص ٦٦٩ ج ا)

اسلاف کی اقتداء

اسلاف کی طرح ہمارے دور کے فقہاء کرام نے عہد نامہ قبر میں میت کے ساتھ رکھنے کا جواز لکھا ہے۔

(ا) حضرت صدر الشریعہ علامہ حکیم محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہار شریعت میں لکھا ہے کہ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے۔اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے (درمختار غنیۃ عن التاتارخانیہ) شامی کے الفاظ یوں ہیں قوله یرجیٰ ان لیغفر الله ا لمیت الخ۔(ص ٦٦٨ ج ا)

یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھیں۔اور سینہ پر کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی (سیاہی) سے نہ لکھیں۔

(ردالمحتار) (بہار شریعت شریف حصہ چہارم ص ۱۶۴)

(۲) مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی لکھتے ہیں۔ "میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ یا کلمہ طیبہ لکھنا اسی طرح عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔ خواہ تو انگلی سے لکھا جائے یا کسی اور چیز سے۔" (جاء الحق، ص ۳۲۸)

مشاہدات

عہد نامہ قبر میں ساتھ دینے کا مقصد ہے کہ میت کو قبر کے عذاب وغیرہ سے امان مل جائے اور علمائے امت اولیائے ملت کے مشاہدات بتاتے ہیں کہ عہد نامہ یا اسطرح کے اور کلمات طیبہ لکھ کر میت کو ساتھ دینے سے قبر میں نہ صرف عذاب سے نجات ملی بلکہ رحمت حق نے اسے نوازا اور خوب نوازا۔ تفصیل فقیر نے رسالہ "کفنی لکھنا" میں عرض کی ہے۔ یہاں صرف ایک حکایت پر اکتفا" کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ کی برکت

امام حصکفی در مختار میں لکھتے ہیں۔

اوصی بعضهم ان یکتب فی جبهته وصدره بسم الله الرحمن الرحیم ففعل ثم رؤی فی المنام فسئل فقل لما وضعت فی القبر جاء تنی ملائکه العذاب فلما رأو مکتوبا علی جبهتی بسم الله الرحمن الرحیم قالو امنت من عذاب الله .

ترجمہ: ایک شخص نے وصیت کی کہ اس کی پیشانی اور سینے پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا جائے۔ تو یہ کام کیا گیا۔ پھر اسے خواب میں دیکھا گیا اور اس سے حال پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا تھا تو عذاب کے فرشتے آئے اور جب انہوں نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا دیکھا تو بولے تو اللہ کے عذاب سے بچ گیا ہے۔

(درمختار ص ٦٦٨ جلد اول)

مقام غور ہے کہ جب عہد نامہ لکھنے یا کفنی لکھنے سے میت کو اتنے بڑے فائدے کے پہنچنے کی امید ہے تو مسلمانوں کو مفید کام سے روکنے والا ان کا بدترین بدخواہ ہی ہوگا۔

اسی لئے فقیر دلائل سے سمجھانے کے بعد عرض کرتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کر دیا ہے کہ اگر قبور میں ماں باپ و دیگر اقارب اور عزیزوں رشتہ داروں کو عذاب قبر سے نجات دلانے کی فکر ہے تو ہمارے پیش کردہ دلائل کے مطابق عمل کرو۔ اگر کسی کو انکار ہے تو وہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں اوران کی دشمنی کرتا ہے تو اسے کیا کہہ سکتے ہیں۔وما علینا الا البلاغ۔

رحمت حق بہانہ می جوید

یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے بخشش چاہتا ہے لیکن اس کے لئے کوئی سبب اور وسیلہ بندے کے لئے ضروری ہے۔ حدیث قدسی میں ہے،

رحمتی سبقت غضبی: میری رحمت غضب پر سبقت کر جاتی ہے۔

اس موضوع پر فقیر کا رسالہ "رحمت حق بہانہ می جوید" پڑھیے۔اس کا آغاز فقیر نے یوں کیا:

امابعد! عوام اہل سنت کا قدیم سے طریقہ چلا آرہا ہے کہ وسیلۂ نجات اور حصول برکات کی نیت سے کفن یا پیشانی پر کلمات طیبہ وغیرہا لکھنا یا عہد نامہ شریف یا کوئی اور متبرک اشیاء میت کے ہاتھ وغیرہ پر یا اس کی قبر کے اندر رکھنا یا قبر پر اذان پڑھنا میت کے مرنے کے بعد خوب خیراتیں کرنا اس کی قبر پر حفاظ بیٹھا کر قرآن خوانی کرانا اور چالیس دن تک اس کی روح کو قل ،کلمہ شریف و دیگر دعائیں وغیرہ بخشنا ،تیسرے ساتویں ،بیسویں دن اور جمعرات میں خصوصاً اور اس کا ثواب میت کو بخشنا شرعاً جائز ہے، فقیر اویسی غفرلہ کی ان مسئلہ کے لیے علیحدہ علیحدہ تصنیف ہیں ،اور پھر بے شمار لوگوں کے

واقعات درج ہیں، مسئلہ کی وضاحت کے لیے مزید عرض ہے کہ اسلام کا مکمل ضابطہ ہے کہ کوئی بھی یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ اعمال کے ذریعے بخشے جائیں گے ہاں اعمال صالحہ کا حصول نجات کا ایک ذریعہ وسیلہ ہیں، اس کی کریمی ہے کہ وہ اپنے فضل سے البتہ یہ ضرور ہے کہ رحمت حق بہانہ جوید بہانمی جوید۔

اس کریم نے بے شمار مجرموں کو معمولی وسیلہ وذریعہ سے بخش دیا چند احادیث صحیحہ کے واقعات ملاحظہ ہوں۔

خلاصہ وواقعات

۱) بخاری شریف میں ہے کہ ایک بندے کو جہنم کی طرف لے جارہے ہوں گے حکم ہوگا اسے چھوڑ دو میں نے اسے اس لیے بخش دیا کہ اس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔

۲) ایسے ہی بخاری شریف میں ہے کہ ایک بندے کو اس لیے بخش دیا جائے گا کہ اس نے عام راستہ سے کانٹے دار ٹہنی کو کاٹ کر ہٹایا۔

۳) ایک بندے کو اس لیے بخشش نصیب ہوگی کہ اس نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔ (مواہب لدنیہ)

۴) ایک ایسے بندے کو معاف فرمائے گا جس نے توبہ کی نیت پر اللہ والوں کی طرف سفر کیا۔ (مسلم)

۵) ایک بندے کو صرف اس لیے بخشا گیا کہ اس نے کسی مجلس میں خلوص دل سے کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھا وغیرہ وغیرہ (البدور السافرہ)

اسی حیلے بہانے ہم بھی دلائل سے ثابت شدہ مسئلہ پر عمل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ مذکورہ بالا امور عمل میں لاتے ہیں ممکن ہے وہ کریم بندے کے حال پر رحم فرما کر اسے بخش دے شاہاں چہ عجب گر بنداز ند گدارا

اور ایسے حیلے اور اسباب کو موجب نجات اور سبب برکات سمجھنا صحابہ کرام رضی اللہ

عنہم میں رواج تھا چند روایات ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ

ا)......صحیح حدیث میں ہے کہ ایک دن حضور علیہ السلام تہبند شریف پہنے ہوئے تشریف لائے کسی نے وہ تہبند شریف حضور سے مانگ لیا، یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ناگوار گزری اس شخص کو ملامت کی گئی چنانچہ حدیث شریف کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"قال القوم ما احسنت لبها النبی ﷺ محتا جا الیها ثم سالته و علمت انه لا یرد "

ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس سے کہا کہ حضور ﷺ کو اس وقت تہبند کی ضرورت تھی اور سائل کو رد کرنا عادت کریمہ نہیں تم نے کیوں مانگ لیا۔؟"

اب اس سائل کی عقیدت ومحبت اور پھر مسئلہ ھذا کی حقیقت ملاحظہ ہو وہ صحابہ کرام کو جواباً کہتے ہیں کہ

واللہ ماسالته لا لبسها انما سئلته لتکون کفنی قال سهل فکانت کفنه.

ترجمہ: بخدا میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں لیا بلکہ اس لیے لیا ہے کہ یہ میرا کفن ہو۔ یہ صحیح حدیث صحیح بخاری اور مشکوۃ شریف (باب غسل المیت) میں ہے اور یہ سائل بھی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف یا سعد بن ابی وقاص ہیں (رضی اللہ عنہما)

فائدہ

روایت کی صحت اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی عقیدت پر غور کریں کہ اپنی نجات کا موجب حضور سرور عالم ﷺ کی چادر مبارکہ کو سمجھ رہے ہیں حالانکہ صحابہ کرام کی ایک ایک نیکی ہماری ہر ہر دن کی نیکیوں پر بھاری ہے اور انہیں وہ چادر کفن کے لیے غربت کی وجہ سے ضرورت نہ تھی عبدالرحمٰن بن عوف یا سعد بن ابی وقاص مالی لحاظ سے تنگدست نہ تھے۔

۲)......صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث میں ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ہم عورتیں رسول اللہ ﷺ کی صاجزادی حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل میت دے رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نہلا چکو حضور میں عرض کرنا، ہم نے بعد فراغت عرض کی فالقی الینا حقوہ وقال اشعر نہا ایاہ حضور اقدس ﷺ نے اپنا تہ بند مبارکہ ہماری طرف ڈال دیا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان کے بدن کے متصل کفن کے نیچے رکھو۔

حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں۔

"درینجا استجاب تبرک ست بلباس صالحین و آثار ایشان بعداز موت درقبر چناکہ قبل ازموت نیز ہم چنیں بودہ"

اس سے اولیاء کے لباس سے تبرک کا ثبوت ملا اور وہ جیسے حیات میں جائز ہے بعد وصال بھی جائز ہے لمعات میں فرماتے ہیں،

ھذا الحدیث اصل فی التبرک بآثار الصالحین ولباسھم کما یفعلہ بعض مریدی المشائخ من لبس اقمصتھم فی القبر.

ترجمہ: یہ حدیث اصل ہے اس مسئلہ کی صلحاء کی چیزوں اور ان کے لباس سے برکت حاصل کرنا جائز ہے چنانچہ مشائخ کے کرتے قبر میں پہنا دیتے ہیں۔

فائدہ

اس سے ثابت ہوا کہ صلحا کے لباس اور انکے تبرکات سے بعد وصال قبر میں برکت حاصل کرنا مستحب ہے اور اس سے بخشش اور نجات کی امید رکھنا حضور اکرم ﷺ کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔

۳)......ابونعیم نے معرفۃ الصحابہ میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں بسند حسن عبداللہ

ابن عباس سے روایت ہے کہ سیدنا علی کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد کو حضور علیہ السلام نے اپنی قمیض میں کفن دیا، اور کچھ دیر ان کی قبر میں خود لیٹے پھر ان کو دفن کیا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا۔

انی البھتھا لتلبس من ثیاب الجنة واضطجعت معھافی قبر ھالا خنف عنھا ضغطة القبر

ترجمہ: قمیض تو اس لیے پہنائی کہ ان کو جنت کا لباس ملے ان کی قبر میں آرام اس لیے فرمایا کہ ان سے تنگی قبر دور ہو۔"

فائدہ

نبی پاک ﷺ کے اسی طریقہ کار سے سلیم القلب انسان ماننے پر مجبور ہے کہ واقعی مقدس چیزیں قبر کی تنگی دور کرتی اور اس میں راحت وسرور بخشتی ہیں ہاں ہٹ دھرم ضدی نہ مانے تو اس کا علاج نہ ہمارے پاس ہے اور نہ اللہ تعالیٰ نے ایسا علاج پیدا فرمایا ہے۔

۴)......ابن البر نے کتاب الاستیعاب فی معرفتہ الاصحاب میں فرمایا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بوقت انتقال وصیت فرمائی کہ مجھ کو حضور ﷺ نے اپنا ایک کپڑا عنایت فرمایا تھا وہ میں نے اسی دن کیلئے رکھ چھوڑا ہے اس قمیض پاک کو میرے کفن کے نیچے رکھ دینا۔

وخذ ذلک الشعرو لا ظفار فاجعله فی فمی علی عینی و مواضع السجود منی .

ترجمہ: اور ان مبارک بالوں اور ناخنوں کو لو اور ان کو میرے منہ میں اور میری آنکھوں پر اور میرے اعضاء سجدہ پر رکھ دینا۔

۵)......حاکم نے مستدرک میں حمید ابن عبدالرحمٰن رواسی سے نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ مشک تھا وصیت فرمائی مجھ کو اس سے خوشبو دینا اور فرمایا کہ یہ حضور علیہ السلام کی خوشبو کا بچا ہوا ہے۔

٦)......ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ھذہ شعرۃ من شعر رسول اللہ ﷺ فضعھا تحت لسانی فدفن وھی تحت السانہ (الا صابہ)

یہ رسول اللہ ﷺ کا بال مبارکہ ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دے میں نے رکھ دیا اور وہ یونہی دفن کیے گئے کہ موئے مبارکہ ان کی زبان کے نیچے تھا۔

نوٹ

اس قسم کے بیشمار واقعات صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین اور اولیاء کاملین وعلماء راسخین سے ثابت ہیں۔ فقیر کی تصانیف ''احسن البرکا فی التبرکات'' و''رحمت حق بہانہی جوید'' و''کفنی لکھنا'' وغیرہ وغیرہ میں اکثر لکھے گئے اسکا مطالعہ فرمائیے۔

اعتراضات کے جوابات

سوالات سے پہلے یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جسے کسی بات سے ضد ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی حیلہ بہانہ جوڑ لیتا ہے۔ کچھ یہاں بھی یہی حال ہے چند سوالات اور انکے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال

علامہ شامی رحمہ اللہ نے شامی جلد اول باب التشہد سے کچھ قبل کفن پر لکھنے کو منع فرمایا۔ اسی طرح شاہ عبدالعزیز صاحب رحمہ اللہ نے فتاویٰ عزیزیہ میں اس کو منع فرمایا کیونکہ جب میت پھولے پھٹے گی تو اس کے پیپ وخون میں یہ حروف خراب ہونگے اور ان کی بے ادبی ہوگی لہٰذا یہ ناجائز ہے۔

جواب

(۱) علم المناظرہ کا قانون ہے کہ دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہو تو وہ دلیل بیکار ہو جاتی ہے

اور یہاں دعویٰ کے مطابق نہیں ۔ دعویٰ تو ہے کہ قبر میں کسی قسم کی تحریر رکھنا منع ہے اور اگر اس دلیل سے معلوم ہوا کہ روشنائی یا مٹی سے لکھ کر کفن میں رکھنا منع ہے اور اگر انگلی سے میت کی پیشانی یا سینے پر کچھ لکھ دیا یا کہ عہد نامہ قبر میں طاقچہ میں رکھ دیا تو جائز اس میں حرفوں کی بے ادبی کا اندیشہ نہیں لہٰذا یہ اعتراض کافی نہیں۔

چنانچہ امام شامی رحمہ اللہ اسی مقام پر فرماتے ہیں:

نعم نقل عن بعض المحشین عن فوائد الشرجی انّ ممّا یکتب علیٰ جبھة المیت بغیر مداد بالا صبع المُسبّة بسم اللّٰہ الرحمن الرّحیم وعلیٰ الصّدر لا الٰہ الا اللّٰہ مُحمّدُ رّسُول اللّٰہ وذالک بعد للغسل قبل التکفین .

ترجمہ: بعض محققین نے فوائد الشرجی سے نقل کیا ہے کہ میت کی پیشانی پر انگلی سے بغیر روشنائی کے لکھا جائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سینے پر لکھ دیا جائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ تحریر میت کے غسل کے بعد کفن دینے سے پہلے ہو۔

فائدہ

ہماری اس تصریح سے واضح ہوا کہ امام شامی رحمہ اللہ کفنی لکھنے کے قائل ہیں لیکن مخالفین نے دھوکہ دیتے ہوئے کچھ کا کچھ کہہ دیا۔

علاوہ ازیں خود امام شامی رحمہ اللہ نے فتاویٰ بزازیہ سے فتویٰ جواز نقل فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اکابر حنفیہ جواز کے قائل ہیں جیسا کہ فقیر اویسی غفرلہ نے پہلے خود امام شامی ودیگر اکابر احناف اہلسنت رحمہم اللہ کی تصریحات نقل کی ہیں۔

ایسے ہی شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ کی عبارت کا جواب ہے کیونکہ وہ حنفی تھے اور حنفیوں کے مذہب کے خلاف وہ کب لکھ سکتے ہیں اور پھر ہم نے پہلے ان کی تصانیف سے جواز کے حوالہ جات لکھے ہیں۔

سوال

مشکوۃ باب غسل المیت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام عبداللہ ابن ابی کی قبر پر تشریف لائے جبکہ وہ قبر میں رکھا جا چکا تھا اس کو نکلوایا، اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا اور اپنی قمیص مبارک اس کو پہنائی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب حضور سرور عالم ﷺ کا کرتہ مبارک عبداللہ بن ابی کو فائدہ نہ دے گا تو باقی بزرگوں کے لباس یا شجرہ سلسلہ مشائخ وغیرہ کے فائدے کا خیال کرنا بے وقوفی ہے۔

جواب

ہم کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے دشمن و گستاخ کو تبرکات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور نبی کریم ﷺ نے اسی عقیدہ کو واضح کرنے کے لئے عمداً ایسا کیا تاکہ رہتی دنیا تک کے مسلمان امتی یقین کریں کہ ایمان سے محروم انسان کو تبرکات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

(۲) حضور نبی پاک ﷺ کو عبداللہ بن ابی سلول کی منافقت اور اس کے جہنمی ہونے کا یقین تھا اور کرتہ عطا فرمانے سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ متبرک اشیاء میت کے ساتھ دینا جائز ہے ورنہ حضور علیہ السلام اس کے لڑکے کے اصرار کے باوجود ہرگز ایسا نہ کرتے کیونکہ جو امر جائز ہو اسے رسول اللہ ﷺ کیسے کرتے۔

(۳) اس سے تو ہمارے نبی پاک ﷺ کے مختار کل ہونے کا ثبوت ملا کہ جہاں اپنے متعلقات میں باذن اللہ وعطاہٗ منافع پہونچا سکتے ہیں وہاں ان سے منافع کا سلب بھی فرما سکتے ہیں۔ ہم نے سابقاً متعدد روایات لکھی ہیں جن میں تصریح ہے کہ سرور عالم ﷺ نے اپنے متعلقات کیلئے فرمایا کہ ان میت کو قبر میں راحت و سرور نصیب ہوگا جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو اپنی قمیض مبارک دے کر فرمایا کہ انی البستھا التلبس من ثیاب الجنۃ میں اسے قمیص اس لئے پہنا رہا

ہوں تا کہ اسے بہشت میں بہشتی لباس عطا ہو۔

اس معنی پر یہی کہا جائے گا کہ لعاب دہن کو ملائکہ نے منافق میں جذب نہ ہونے دیا ہوگا اور قمیض مبارکہ کے برکات بھی سلب کر لئے ہوں گے وغیرہ اور اس کی نظیر شرعاً موجود ہے وہ یہ انبیاء علیہم السلام کے نطفے پاک اور دوزخ میں جانے کے لائق نہیں لیکن نوح علیہ السلام کا لڑکا کنعان جہنم میں جائے گا وہاں بھی یہی تاویل کرنی پڑے گی ورنہ اسلامی عقائد میں تضاد کیسا۔ یہاں بھی تضاد ایسے ہی رفع ہوگا جبکہ صحابہ کرام کو تبرکات عطا ہوئے اور صحابہ کرام و تابعین سے تبرکات سے حصول برکات کا اثبات ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اور یہاں صرف معمولی وہم سے انکار کا کیا معنی؟

فائدہ

حضور سرور عالم ﷺ کا منافق کو تبرکات عطا کرنے کے کئی وجوہ ہیں۔ چند ایک ہم یہاں عرض کر دیتے ہیں۔

(۱) اس کا بیٹا مخلص مومن تھا جس کی دلجوئی منظور تھی۔

(۲) اس نے ایک بار حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پہنائی تھی آپ نے چاہا کہ میرے چچا پر اس کا احسان نہ رہ جائے۔

(۳) اپنے رحمت عالم ہونے کا ثبوت دیا کہ یہ منافق زندگی بھر غیظ وغضب کا مظاہرہ کرتا رہا لیکن ہم اس کی موت پر خوش نہیں بلکہ حقوق انسانی کے تحت اس کی وصیت پوری کر رہے ہیں کہ نہ صرف جنازہ میں شرکت کی بلکہ اپنے دوسرے دوستوں کی طرح اس کے ساتھ بھی نوازشیں فرما رہے ہیں۔

سوال

ہم کفنی لکھنے کا فائدہ اس وقت مانیں جب قبر میں جانے والا پڑھا لکھا ہو پھر موت تو پڑھائی لکھائی تمام بھلا دیتی ہے یعنی مرنے کے بعد پڑھنا کیسا؟

جواب ؏

یہ اہلسنّت کے ضابطہ، اسلام کے قواعد و اصول سے روگردانی کی بین دلیل ہے کیونکہ اہل سنت کے نزدیک موت کے بعد انسان کے قویٰ و مشاعر میں بجائے ختم ہو جانے کے اضافہ ہو جاتا ہے مثلاً ہم بند مکان میں باہر سے کچھ نہیں دیکھ سن سکتے۔ لیکن مردہ سنتا دیکھتا ہے اور پھر برزخ ایک ایسا علاقہ ہے جہاں ان پڑھ سب کچھ پڑھ سکتا ہے چنانچہ ہم عربی زبان کو عرصہ تک سیکھتے رہتے ہیں لیکن میت قبر میں جاتے ہی عربی جانتا بولتا ہے جیسا کہ "منکر نکیر" کے عربی سوالات اور مردے کے جوابات دلالت کرتے ہیں اور قرآن مجید میں ہے "اقراء کتابک" یہ خطاب ہر انسان کو ہے پڑھا ہوا ہو یا ان پڑھ اسی لئے مخالفین کا یہ اعتراض لغو محض اور خالص جہالت پر مبنی ہے۔

﴿نجاست کی تلویث کے جوابات﴾

جواب (۱) ؏

میت کے پھولنے پھٹنے کا بھی محض وہم اور غلط خیالی پر مبنی ہے اور ظن فاسد پر مسائل کی بنیاد کھڑی رکھنا اگر چہ اس پارٹی کا عام شیوہ ہے حالانکہ احکام شرعیہ کو محض گمان فاسد پر نہیں مرتب کیا جاتا بلکہ ان کے لئے یقین محکم چاہیئے جب میت کے پھولنے پھٹنے کا یقین نہیں تو پھر مسئلہ کا ترتب کیسا۔

جواب (۲) ؏

ہمارا بلکہ ان کا بھی مشاہدہ ہے کہ بہت سی میتیں نہیں پھولتی پھٹتیں۔ تو صرف بے ادبی کے وہم سے مردہ کو فائدہ سے محروم رکھنا مسلمانوں سے دشمنی اور عداوت کا ثبوت دینا ہے کیونکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ایک غریب الوطن مسافر ہیبت ناک علاقہ میں جا رہا ہے تو اس کی نجات کا سبب تلاش کیا جائے اور بفضلہ تعالیٰ اس کی نجات و بخشش کے لئے کفنی لکھنا بھی ایک بہترین سبب ہے تو جو روکتا ہے وہ اس کا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ جس

کا ہر مسلمان کو دکھ ہونا چاہئے اور افسوس کرنا چاہئے کہ زندہ سے دشمنی تو ہو سکتی ہے لیکن وہ کون سا بے درد ہوگا جو مردے سے بھی دشمنی کرتا ہے۔

جواب (۳)

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ:

(۱) صحابہ کرام نے اپنے کفنوں میں حضور علیہ السلام کے تبرکات رکھنے کی وصیت کی۔

(۲) خود حضور علیہ السلام نے اپنا تہبند شریف اپنی لخت جگر زینب بنت رسول اللہ ﷺ کے کفن میں رکھوایا۔

(۳) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ نے اپنے کفن پر دعائیہ کلمات لکھنے کی وصیت کی۔

کہیئے کیا یہاں خون و پیپ میں لتھڑنے کا اندیشہ نہ تھا؟ یا کہ یہ چیزیں معظم نہ تھیں۔

تحقیقی جوابات

(۱) متبرک چیزوں کا نجاست میں ڈالنا حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص اچھی نیت سے پاک جگہ ضرور تا رکھے تو صرف احتمال تلوث سے وہ ناجائز نہ ہوگا اس کے بہت سے دلائل ہیں۔ آب زمزم نہایت متبرک پانی ہے اس سے استنجا کرنا حرام ہے مگر اس کا پینا جائز، آیات قرآنیہ لکھ کر دھو کر پینا مباح، حضور اقدس ﷺ کا پس خوردہ مبارک کھانا پینا حلال۔ حالانکہ یہ پیٹ میں پہنچ کر مثانہ میں جاتے ہیں اور وہاں سے پیشاب بن کر خارج ہوں گے۔

(۲) پہلے باب میں ہم نقل کر چکے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصطبل کے گھوڑوں کی رانوں پر لکھا تھا حبس فی سبیل اللہ حالانکہ وہاں لکھنے میں پیشاب کی چھینٹیں پڑنے کا احتمال قوی ہے۔ گھوڑے نجس زمین پر بھی لوٹتے ہیں مگر اس کا اعتبار نہ ہوا اسی دلیل سے امام نصیر اور امام صفار جو کہ احناف کے بڑے جلیل القدر امام ہیں اس تحریر کو جائز فرماتے ہیں۔

تائید اچند اقوال وہاں لکھے تھے چند اب بھی ملاحظہ ہوں۔

(۱) فتاویٰ کبریٰ للمکی میں ہے۔

افتی بجواز کتابة قیاساً علی کتابة للّٰہ فی نعم الزکوٰة .

امام فقیہ نے (ابن عجیل) دعا وغیرہ کے لکھنے کے جواز پر فتویٰ دیا اس قیاس پر کہ زکوٰۃ کے جانوروں پر "للّٰہ" لکھا جاتا ہے۔

فائدہ

امام موصوف کا مطلب یہ ہے کہ متبرک الفاظ حصول برکت وغیرہ کے لئے لکھنا جائز ہے اگر لکھی ہوئی شئے کے لئے نجاست کا احتمال بھی ہو جیسا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے جانوروں پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھوایا۔

جانوروں پر لکھنے کو مقیس علیہ بنا کر ائمہ احناف نے کفنی وغیرہ لکھنا جائز رکھا ہے۔

(۲) امام موصوف کی تائید میں صاحب فتاویٰ کبریٰ نے دوسرے ائمہ کے متعلق لکھا کہ

واقرہ بعضھم بانہ قیل یطلب فعلہ لغرض صحیح مقصودفا بیح وان علم انہ یصیبہ نجاسة

اس فتویٰ کو بعض دیگر علماء نے برقرار رکھا اور اس کی تائید میں بعض اور علماء نے نقل کیا کہ غرض صحیح سے ایسا کرنا مطلوب ہوگا اگر چہ معلوم ہو کہ اسے نجاست پہنچے گی۔

مزید تائید

نجاست کا احتمال اور وہ بھی صرف احتمال ہے جس کو مخالف غلط طریقہ سے دلیل بنا کر اہل اسلام کو قبر کے مہیب اور خطرناک سفر کی آسانی سے محروم کر رہا ہے حالانکہ احتمال نجاست تو کیا نجاست کے یقین پر بھی انسان کی اخروی بلکہ دنیوی فوائد کے لئے شارع علیہ السلام اور صحابہ کرام ومشائخ عظام رحمہم اللہ نے آیات قرآنی اور کلمات طیبہ کے لکھنے اور پینے پلانے کا حکم صادر فرمایا ہے چند امثلہ ملاحظہ ہوں۔

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

اذاعسرت علی المرأۃ ولا دتھا خذاناً نظیفاً واکتب علیہ قولہ تعالٰی کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثو ا الا ساعۃ من نہار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون کانھم یوم یرو نھا لم یلبثو الا عشیۃ او ضحا ھا لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ثم یغسل و تسقی منہ المر أۃ ینفح علی بطنھا و فرجھا .

ترجمہ: ''یعنی جس عورت کو جننے میں دشواری ہو پاکیزہ برتن پر یہ آیات لکھ کر دھو کر پلائیں اوراس کے پیٹ اور فرج پر چھڑکیں۔

(ذکرہ فی نزھۃ الا سرار نا قلا عن تفسیر بحر العلوم للنسفی رحمہ اللّٰہ (حاشیہ الحرف الحسن)

(۲) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دردِزہ کے لئے فرمایا:

تکتبت لھا شئی من القرآن و تسقی

قرآن مجید میں سے کچھ لکھ کر عورت کو پلائیں۔

امام احمد بن حنبل اس کیلئے حدیث ابن عباس دعائے کرب اور دو آیتیں تحریر فرمایا کرتے تھے۔

لاالٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحٰن اللّٰہ رب اللّٰہ رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العالمین انھم یوم یرو نھالم یلبثو االا عشیۃ او ضحٰھا کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعۃمن لنھار .

ان کے صاحبزادہ جلیل امام عبداللہ بن احمد اسے زعفران سے لکھتے۔امام حافظ احمد بن علی ابوبکر مروزی نے کہا میں نے ان کو بارہا اسے لکھتے دیکھا۔

رواہ الامام الثقہ الحافظ ابو علی الحسن بن علی الخلال المکی الحرف الحسن

(۳) اسی طرح قرآن عظیم مثل سورہ فاتحہ وآیات شفا وغیرہ بالغرض شفا لکھ کر دھو کر پینا سلفاً خلفاً بلانکیر رائج ہے حالانکہ معلوم ہے کہ پانی جزو بدن نہیں ہوتا اور اس کا مثانہ سے گذر کر آلات سے نکلنا ضرور ہے بلکہ خود زمزم شریف کیا متبرک نہیں۔

درمختار میں ہے:

یکرہ لا ستنجاء بماء زمزم لا الاغتسال .

ردالمحتار میں ہے کہ

وکذا ازالة النجاسة الحقیقیہ من ثوبہ اوبدنہ حتی ذکر بعض العلماء تحریم ذالک .

اور اس کا پینا اعلیٰ درجہ کی سنت ہے بلکہ کوکھ بھر کر پینا ایمانِ خالص کی علامت ہے۔

تاریخ بخاری وسنن ابن ماجہ وصحیح مستدرک میں بسند حسن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں۔

اٰیة مابینناو بین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم۔

ہم میں اور منافقوں میں فرق کی نشانی یہ ہے کہ وہ کوکھ بھر کر آب زمزم نہیں پیتے۔

بہرحال مقدس ومتبرک اشیاء کو نجاست میں ڈالنا حرام ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے کسی احتمال اور فسادی وہم کے خیال سے عدم جواز کی کوئی صورت نہیں۔

سوال

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں کی یہ تحریر امتیاز کے لئے تھی لہٰذا اس کا حکم اور ہو گیا۔

جواب

حضرت علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول کئی وجوہ سے قابل اعتماد نہیں۔

(۱) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا گھوڑوں پر متبرک کلام لکھنا جس مقصد کے لئے ہو حروف تو مقدس تھے نیت کے فرق سے حروف کا حکم نہیں بدلتا۔

(۲) حضرت علامہ ابن حجر کا قول ہماری پیش کردہ احادیث اور عمل صحابہ کرام اور اقوال آئمہ کرام کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

(۳) حضرت علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ شافعی المذہب اور غیر مجتہد ہیں جو ہم احناف کے لیئے قادح نہیں ہاں کسی حنفی مجتہد کا قول ہوتا تو پھر ہم اس کے جواب کا سوچتے۔

(۴) علماء کے قول سے استحباب یا جواز ثابت ہوسکتا ہے مگر کراہیت کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہے جیسا کہ اصول فقہ میں ہے تو ان اقوال میں قول استحباب قابل قبول ہے نہ کہ قول کراہت کیونکہ بلا دلیل ہے۔

عقلی دلائل

(۱) عالم دنیا کا قاعدہ ہے کہ دور کا مسافر یا گورنمنٹ کے دفاتر سے ناواقف اگر کسی بڑے آدمی یا اونچے عہدیدار کا خط ساتھ رکھتا ہو تو وہ منزل مقصود پر پہونچنے کے بعد اپنے ساتھ والے خط کی وجہ سے حصول مقصد سے بےخوف وخطر ہوتا ہے۔ یونہی مسافر آخرت اور قبر کے مہمان کا حال ہوتا ہے جب سمجھتا ہے کہ اب میں اپنے اہل وعیال، ملک ومال، گھربار اور آباد علاقہ سے نکل کر مہیب جگہ میں پہونچا ہوں جہاں کوئی ساتھی نہ دوست بلکہ ماں باپ، بہن بھائی عزیز رشتہ دار اور آل واولاد ساتھ چھوڑ گئے ہیں اس غمگینی اور پریشانی کے عالم میں اپنے جرائم وخطاؤں کو یاد کرتا ہے تو رسوائی کے مارے سر جھکا دیتا ہے اب منکر نکیر بھی سوالات شروع کردیتے ہیں۔ اس پر ہم اہل سنت اپنے جانے والے مسافروں کے ہاتھ میں عہد نامہ یا شجرہ سلسلہ اولیاء یا کوئی اور کلمات طیبات پکڑا دیتے ہیں تو خط

لانے والے مسافر کی طرح یہ بھی بے خطر ہو کر نکیرین سے گھبراتا نہیں بلکہ نڈر اور بے باک ہو کر ان کے سوالات کے جوابات دیتا ہے اور میت کے لئے قبر کی منزل میں سوالات کے صحیح صحیح جوابات اس کی کفنی پر مرقوم ہیں جنہیں وہ سینے پر پڑے ہوئے کفن سے پڑھ کر کہہ دے گا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(۲) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم ﷺ سے پوچھا تھا کہ قبر میں ہمارے حواس اپنی اصلی حالت پر رہیں گے یا بدل جائیں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا حواس اپنے حال پر رہیں گے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تو انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے۔

اس واقعہ کو علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے الحاوی للفتاویٰ میں لکھا ہے۔ اس معنیٰ پر جب میت کو یقین ہو گا کہ نکیرین کو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھ کر جواب دینا ہے تو وہ اپنے سامنے لکھے ہوئے کفن سے نکیرین کے سوالات کے جواب دیگا۔

(۳) احادیث مبارکہ میں قبر کے باہر میت کو تلقین کرنے کا حکم ہے کہ اللہ عزوجل کا نام اس کے کان میں پہنچ جائے تو اس امتحان میں کامیاب ہو تو وہ ہی اللہ عزوجل کا نام لکھا ہوا دیکھ کر بھی مردے کو جواب نکیرین یاد آنے کی امید ہے تو یہ بھی ایک قسم کی تلقین ہے اور حدیث لقنوا اموتکم میں تلقین مطلق ہے ہر طرح درست ہے لکھ کر یا کہہ کر۔

(۴) احادیث پاک سے ثابت ہے کہ قبر پر سبز چھڑی اور گھاس وغیرہ رکھنے سے میت کو عذاب قبر سے تخفیف ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جب قبر کے اوپر سبز گھاس و پھول کی تسبیح سے میت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو قبر کے اندر جو تسبیح وغیرہ لکھی ہوئی ہو اس سے فائدہ کیوں نہ پہنچے گا؟ ضرور پہنچے گا اور اس کا شاہد عدل موجود ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی تو نجات نصیب ہوئی اور ہم کفن پر اللہ تعالیٰ اور رسول پاک (ﷺ) کا نام اقدس لکھتے ہیں یعنی کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت یا

عہد نامہ دیتے ہیں اور عہد نامہ پر یہی کچھ ہے اور بزرگوں کے سلسلہ یا شجرہ پر اللہ والوں کا نام ہوتا ہے اور اللہ والوں کے نام کی برکت سے مصیبت ٹلتی ہے۔ جلی ہوئی آگ بجھتی ہے، گھبرایا ہوا دل قرار پاتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوبُ۔ اللہ کے ذکر سے دل چین میں آتے ہیں۔

شفا شریف وغیرہ میں ذکر اللہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام مراد لئے گئے ہیں اور ہمارے دور کے معتزلہ اپنے نبی پاک ﷺ کی امت کے اولیاء کے کمالات وکرامات کے منکر ہیں لیکن بنی اسرائیل کے اولیاء کے کمالات کے قائل ہیں۔

بنی اسرائیل کے اولیاء میں اصحاب کہف ہیں ان کی مندرجہ ذیل کرامات تا حال ہیں۔ چنانچہ تفسیر نیشاپوری، تفسیر جمل علی الجلالین اور روح البیان سورۃ کہف زیر آیت ما یعلمھم الا قلیل اور تفسیر صاوی شریف میں اسی آیت کے ماتحت ہے کہ اصحاب کہف کے نام اتنے جگہ کام آتے ہیں۔

(۱) گمی چیز تلاش کرنا۔

(۲) جنگ کے وقت اور بھاگتے وقت۔

(۳) آگ بجھانے کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر آگ میں ڈال دو۔

(۴) بچہ کے رونے کے وقت لکھ کر گہوارے میں بچہ کے سر کے نیچے رکھ دیئے جائیں۔

(۵) کھیتی کے لئے کسی کاغذ پر لکھ کر لکڑی میں لگا کر درمیان کھیت میں کھڑی کر دی جائے۔

(۶) بخار اور درد سر کے لئے۔

(۷) حاکم کے پاس جانے کے وقت سیدھی ران پر باندھے۔

(۸) جب بچہ پیدا ہونے میں دشواری ہو رہی ہو تو عورت کی بائیں ران پر لکھ کر باندھے۔

(۹) مال کی حفاظت کے لئے۔

(۱۰) دریا میں سوار ہوتے وقت اور قتل سے بچنے کے لئے۔

(از الحرف الحسن و تفسیر خزائن العرفان و جمل)

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب کہف سات ہیں:

یملیخا، مکشیلینا، مرنوش، مشیلینا، دبرنوش، شاذنوش، مرطوش۔

دیگر فوائد اصحاب کہف فقیر نے اپنی تفسیر میں لکھے ہیں۔

محدثین کبھی اسناد صحیح نقل کر کے فرمادیتے ہیں۔

لو قرء ت ھذہ الاسناد علیٰ مجنونٍ لبرء من جنتہ.

اگر یہ اسناد دیوانہ پر پڑھی جائیں تو اس کو آرام ہو جائے۔

اسناد میں کیا ہے بزرگان دین، راویان حدیث کے نام ہی تو ہیں۔

امام علی رضا رضی اللہ عنہ کی سند کی برکت

حضرت امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے صواعق محرقہ میں لکھا کہ جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نیشاپور میں تشریف لائے چہرہ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا۔ حافظان حدیث امام ابو زراعہ راضی اور امام محمد بن اسلم طوسی اور انکے ساتھ بے شمار طالبان علم وحدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کیا کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آباء کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے۔ امام نے سواری روکی غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے کوئی خاک پر لوٹتا ہے کوئی سواری مقدس کا سُم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش رہے دونوں امام مذکور نے حضرت سے کوئی روایت کرنے کو عرض کی حضرتؓ نے فرمایا:

حدثنی ابی موسی الکاظم عن ابیہ جعفر الصادق عن ابیہ محمد ن الباقر عن ابیہ زین العابدین عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی ابن ابی طالب

رضی اللہ عنہم ،قال حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول اللہ ﷺ قال حدثنی جبرائیل قال سمعت رب العزة یقول لاالٰہ الا اللہ حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی.

''یعنی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم وہ امام جعفر صادق وہ امام محمد باقر وہ امام زین العابدین وہ امام حسین وہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ ﷺ نے مجھے حدیث بیان فرمائی کہ ان سے جبرائیل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا کہ لاالٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔''

یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے بیس ہزار سے زائد تھے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو قرأت ھٰذا الا سناد علی مجنون لبرئی من جنة .

یہ مبارک سند اگر مجنون پر پڑھو تو ضرور اسے جنون سے شفا ہو۔

اس قسم کے اور اسناد بھی ہیں جو احادیث مبارکہ کی شروح میں مفصل محرر ہیں اور اصحاب بدر کے اسماء بطور ورد برائے فوائد پڑھے جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ اس طرح کے کلمات طیبات اور اسماء مبارکہ کے برکات جیسے دنیا میں فائدہ دیتے ہیں ایسے ہی آخرت میں۔ اسی لئے ان کے استفادہ واستفاضہ کا انکار محرومی کی علامت ہے۔

نوٹ

چونکہ کفنی لکھنے پر بھی اس قسم کے اعتراضات کئے جاتے ہیں فقیر نے وہی

سوالات و جوابات یہاں نقل کردیئے ہیں تاکہ کسی کو رسالہ "کفنی لکھنا" نہ ملے یا اسے پڑھ نہ سکا ہو تو معترض کے اعتراضات کے جوابات میں پریشانی کا شکار نہ ہو۔

فقط والسلام

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہ اصحابہ اجمعین ۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۷ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ

بروز سوموار مبارک، قبل صلوٰۃ العصر

☆☆☆☆☆
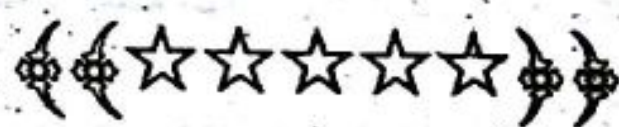
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ

اے میرے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غائب

الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اور حاضر کے جاننے والے تو نہایت مہربان بخشش والا ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ

الٰہی میں اس دُنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد و اقرار کرتا

الدُّنْیَا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ

ہوں اور اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا قابل پرستش کوئی نہیں تو یکتا ہے

لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ

تیرا کوئی شریک اور ساتھی نہیں اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ

وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ

وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں پس تو مجھے میرے نفس پر نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو

اِنْ تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْٓ اِلَی الشَّرِّ

مجھے میرے نفس کے حوالے کر دے گا تو مجھے شر کے قریب اور نیکی سے

وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَآ اَتَّکِلُ اِلَّا

دُور کر دے گا اور مجھے تو صرف تیری رحمت کا آسرا

بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْهِ

ہے پس اپنے ہاں بھی میرا عہد کر دے جسے روزِ قیامت

إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

تک پورا کرے تو ہرگز عہد کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ

اور خیر الخلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تمام آل و

وَّاٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ

اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اے رحم کرنے والوں میں

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

سب سے بڑے رحم کرنے والے اپنی رحمت سے (میری التجا قبول فرما)

لَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ

(بھلا) جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تو تم نے مَا شَآءَ اللّٰهُ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کیوں نہ کہا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوةُ وَ

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک نماز باقی ہے اور درود بھیج

صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَةُ وَصَلِّ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک رحمت باقی ہے اور درود بھیج

عَلٰى مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَكَاتُ وَصَلِّ عَلٰى

اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تک برکتیں ہیں اور درود بھیج محمد صلی اللہ

رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى صُوْرَةِ

علیہ وسلم کی روح پر درمیان روحوں کے اور درود بھیج اوپر صورت

مُحَمَّدٍ فِى الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰى اِسْمِ مُحَمَّدٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صورتوں کے درود بھیج اوپر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فِى الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ عَلٰى نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِى

کے اور درود بھیج اوپر نفس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نفسوں کے

النُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰى قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ

اور درود بھیج اوپر قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان دلوں کے

وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰى

اور درود بھیج اوپر قبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قبروں کے اور درود بھیج اوپر

رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ فِى الرِّيَاضِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ

روضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان روضوں کے اور درود بھیج اوپر جسم

مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جسموں کے اور درود بھیج اوپر تربت

مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان خاک کے اور درود بھیج اوپر اپنی مخلوق کے بہترین (فرد)

خَلْقِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اوپر ان کی اولاد کے اور ان کے اصحاب پر

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ

ان کی ازواج پر اور ان کی ذریات پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے تمام احباب پر

اَجْمَعِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

اور درود نازل کر اپنی رحمت کے ساتھ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

درود قبرستان ایک ایسا درود ہے جس کے پڑھنے سے فوت شدہ حضرات کو عالم برزخ میں بہت فائدہ پہنچتا ہے لہٰذا یہ درود مردوں کے لئے بخشش کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے فوت شدہ ماں باپ بخشے جائیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کے تمام گناہ معاف کرے تو اسے چاہئے کہ ۴۱ روز ماں باپ کی قبروں پر جا کر اس درود کو روزانہ صبح کے وقت ۴۱ مرتبہ پڑھے اور بعد میں اللہ کے حضور ان کی مغفرت کی دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور اللہ ان کی بخشش کر دے گا اور عالم برزخ میں ان کی قبر کو مثل جنت بنا دے گا۔ اس درود کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ قبرستان میں اسے پڑھنے سے روحوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے لہٰذا جب کوئی قبرستان میں زیارت قبور کے لئے جائے تو اُسے چاہئے کہ وہاں ایک مرتبہ یہ درود پڑھے۔